حافظ عبدالحمید عامر

﴿أنه من قتل نفساً بغير نفس أو فسا د في الأرض فكأنما قتل الناس جميعاً﴾

# دینِ اسلام امن، محبت اور سلامتی کا دین ہے

## دہشت گردی اور فساد فی الارض کی اجازت نہیں دیتا

ہم برصغیر کے مسلمان بحیثیت قوم بڑے خوش فہم اور جذباتی واقع ہوئے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے بڑی بڑی امیدیں باندھ لیتے ہیں۔ خودتو کچھ کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے، مگر دوسروں کے ان دیکھے بہادری کے کارناموں کو سن کر ڈینگیں مارنے اور اسلاف کے معرکۃ الآراء واقعات بیان کر کے ''پدرم سلطان بود'' کے نعرے لگانے پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔ ہماری اس کمزوری سے واقف ہو کر ہمارے سیاسی اور مذہبی لیڈروں نے ہمیں خوب استعمال کیا ہے۔ اب ہم ایک دوسرے کی مجبوری بن گئے ہیں۔ ہمیں بھی بھڑک باز سیاستدان پسند ہیں اور وہ بھی ہمیں ہر دوسرے تیسرے سال نئے نئے خوشنما وعدے اور جذباتی نعرے دے کر اقتدار کی کرسی پر پہنچ کر ہمیں بھول جاتے ہیں۔ پاکستان کے جس جس مذہبی اور سیاسی لیڈر نے آواز کا جادو جگایا، بھڑکیں ماریں، خوش نما نعرے اور وعدوں کے سبز باغ دکھائے، ہم نے فوراً ہی اسے کندھوں پر اٹھا کر اقتدار کی کرسی تک پہنچائے بغیر چین نہ لیا۔

پاکستان کی 54 سالہ تاریخ میں بڑے بڑے جغادری لیڈروں نے اپنے اپنے مفادات کیلئے اسلام، مذہب اور ملک وملت کے نام پر ہمیں بے وقوف بنا کر اپنے مذموم مقاصد اور اقتدار کیلئے ہمیں سیڑھی بنانے کے بعد ہمیں صرف جھوٹے وعدوں، امیدوں اور اندھیروں کے سوا کچھ نہیں دیا۔ ان لیڈروں کو باقیماندہ پاکستان کی بقاء اور استحکام سے کوئی غرض نہیں، انہیں تو صرف اپنے اقتدار سے غرض ہے۔ جس طرح ماضی میں بعض لیڈروں نے اپنے اپنے حصے کا اقتدار بانٹنے کیلئے ملک دولخت کر دیا تھا، ایسے ہی اب پاکستان کی تاریخ کے بدترین بحران میں بھی اقتدار پرستوں کو سوائے کرسی کے اور کچھ نظر نہیں آ رہا۔ حصول اقتدار کی اس کشاکش میں وہ اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ وہ اسی تھالی میں چھید کر رہے ہیں، جس میں وہ کھاتے ہیں، درخت کی اسی شاخ کو وہ کاٹ رہے ہیں جس پر وہ خود بیٹھے ہیں، عرشہ پر بیٹھنے والوں سے ناراضگی کی

وجہ سے وہ نیچے سے اسی کشتی میں سوارخ کرنے پر تلے ہوئے ہیں جس میں وہ خود سوار ہیں۔ وصل لیلائے اقتدار کے نشے میں وہ اس حد تک مدہوش ہو چکے ہیں کہ وہ پاکستان کی سالمیت اور استحکام کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔

جلسے، جلوسوں، مظاہروں، ہڑتالوں اور دھرنوں کی سیاست کے خوگروں کو علم ہے کہ جب تک چند لاشے نہیں گریں گے حصولِ اقتدار کی تحریک زور نہیں پکڑے گی۔ اسی لئے اب وہ اسلام آباد میں دھرنے کی کال دینے کا اعلان کررہے ہیں۔ مگر ...... یہ لاشیں ان پیشہ ور مذہبی اور سیاسی لیڈروں کے بیٹوں کی نہیں ہوں گی یہ کسی غریب مگر جذباتی پاکستانی مسلمانوں کے بیٹوں کی ہوں گی۔ جو ان کے جذباتی نعروں کی بھینٹ چڑھ کر راہیٔ ملکِ عدم ہوں گے۔

آج پھر جلسے، جلوسوں اور دھرنوں کی سیاست کا دور ہے۔ آج سے ٹھیک 10 سال پیشتر ۲ اگست ۱۹۹۱ء کو جب صدام حسین نے اپنے محسن برادر، پڑوسی، مسلمان ملک کویت پر شبخون مارا تھا اور ایک بڑے مسلمان ملک نے اپنے سے بہت ہی چھوٹے مسلمان ملک کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی اور وہاں کی املاک ہی نہیں ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عزتوں اور عصمتوں کو بھی لوٹ لیا تھا۔ اُس وقت اُس صدام حسین کیلئے صرف پاکستان میں ہی نہیں پورے عالمِ اسلام میں بڑے بڑے جلسے جلوس اور مظاہرے ہوئے تھے۔ عوام کے دلوں میں صدام کیلئے اندھی عقیدت ومحبت ہمارے مذہبی رہنماؤں نے اسی طرح جلسے جلوس کر کے پیدا کی تھی۔ ملک بھر میں ہر طرف صدام، صدام ہورہی تھی۔ ایسے عالم میں جہلم سے تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے سٹیج سے ایک نحیف سی آواز بلند کی گئی تھی .... علامہ محمد مدنی نے اس وقت ہوا کے دوسرے رخ چلنا چاہا تو ابتداء میں انہیں بڑی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا .... چشمِ تصور میں آپ اس آدمی کی مشکلات کا اندازہ لگا سکتے ہیں جو دریا میں پانی کے مخالف سمت چلنا چاہتا ہو۔ مگر .... جلد ہی وہ وقت آگیا جب ملک بھر کے محبِ وطن عوام نے تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان اور اہل حدیث کی آواز میں آواز ملادی اور پھر صدام حسین کے جذباتی حمایتیوں کو شرم کے مارے منہ چھپانے کو جگہ نہیں مل رہی تھی۔

آج پھر عالمِ اسلام کے سربلند، پہلی اسلامی ایٹمی ٹیکنالوجی کے حامل ایک ملک کو دبانے کیلئے یہودیوں کو ایک اور صدام ''اسامہ'' کی شکل میں مل چکا ہے۔ جو غیر شعوری طور پر ان کے ٹریپ میں آچکا ہے۔ عالمی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا __ جو یہودیوں کے قبضہ میں ہے __ اس غبارے میں خوب ہوا بھر رہا ہے، اس کو ناقابل تسخیر اور ناقابل شکست ثابت کر رہا ہے۔ اس کو کیمیائی اور جراثیمی ہتھیاروں سے لیس اور ایٹمی قوت کا حامل بتلا رہا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے انہوں نے آج سے دس سال پیشتر صدام کے

نا قابل تسخیر ہونے کا پروپیگنڈہ کیا تھا۔مگر .... نتیجتاً ...پہلے انہوں نے عراق کی ایٹمی قوت کو اسرائیل سے تہس نہس کروایا اور پھر عراق کو تباہ و برباد کر دیا۔

آج پھر تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔خود تراشیدہ ''اسامہ'' کا ہوّا کھڑا کر کے عالم اسلام کی پہلی ایٹمی قوت جو اسرائیل کی دوست بھارت کے توسیع پسندانہ عزائم کے سامنے سدِ سکندری کی طرح حائل ہو چکی ہے۔جو کشمیر کو اسے آسانی سے ہضم نہیں کرنے دے رہی اور علاقہ میں اس کے تھانیدار بننے کی راہ میں بھی وہ سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔لہٰذا وہ گلے میں پھنسی ہوئی ہڈی کو نکالنا چاہتے ہیں، اور .... یہود و ہنود (ہم وزن و ہم قافیہ ۔ الکفر کله ملة واحدة) کے تحت اپنے ان ناپاک عزائم کی تکمیل کیلئے اکٹھے ہو چکے ہیں۔ان حالات میں ہم پاکستانیوں کو بھی چاہئے کہ خواہ عارضی طور پر ہی سہی کم از کم ان کے مقابلہ میں ہی متفق اور متحد ہو جائیں ۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے پاکستان والو تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

جس کیلئے ہم نعرے لگا رہے ہیں وہ تو اپنے والدین،قوم، قبیلے اور اپنے ملک کا بھی وفادار نہیں۔ وہ ہمارا کیسے وفادار ہو سکتا ہے؟ اگر وہ عالم اسلام کا خیر خواہ ہوتا تو وہ غار میں چھپ کر اپنی جان بچانے کی بجائے اپنے میزبانوں کو تو بچالیتا .... ان کے ملک کو تباہی و بربادی سے دوچار نہ کرتا۔مگر .... جو اپنوں کا نہیں بنا وہ ہمارا کیسے وفادار بن سکتا ہے؟

حضرت یونسؑ نے کشتی سے خود چھلانگ لگا کر اپنے آپ کو تلاطم خیز موجوں کے سپرد کر دیا مگر اپنے ہمسفر کشتی والوں کو ڈوبنے سے بچالیا۔مگر ... یہ عالم اسلام کا کیسا ''ہیرو'' ہے جو خود تو محفوظ غاروں میں چھپا بیٹھا ہے مگر ... بیگناہ بچوں، کمزور بوڑھوں، عفت مآب عورتوں اور لاغر بیماروں کو بمباری سے تباہ کروا رہا ہے؟

یہ کہاں کی عقل مندی ہے کہ ایک شخص کی خاطر پورے علاقہ کو تباہ و برباد کروالیا جائے۔اور پوری دنیا کو تیسری عالمگیر ایٹمی جنگ کے خطرے سے دوچار کر دیا جائے؟؟

آج ایک شخص کیلئے اور پھر خود میزبان ملک کی اپنی غلط پالیسیوں کی وجہ سے پورے ملک کو کھنڈرات میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔بڑے بڑے شہر تباہ و برباد کر دیئے گئے ... معروف قصبے اور دیہات صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔ہزاروں لوگ مارے گئے اور لاکھوں لوگ دربدر ہو گئے .... یہ کیسی لیڈر شپ ہے جو عوام اور ملک دونوں کو تباہ کروا کے اپنی فتح کے اعلان کر کے اپنے نا قابل تسخیر ہونے کے بیانات داغ رہی ہے۔یہ کیسی فتح ہے؟؟؟ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی !!!!

ہم یہ بات علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ جب تک تیاری مکمل اور استعداد تام نہ ہوتو کسی کو دعوتِ مبارزت نہیں دینی چاہیے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل ترهبون به عدوالله و عدو كم ....﴾ (الانفال:۷) ترجمہ: ''اوران (دشمن) کیلئے جتنی بھی قوت تم سے بن پڑے اور جتنے بھی گھوڑے باندھ سکو تیار رکھو، کہ ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے اور تمہارے دشمن ہیں۔'' صحیح مسلم شریف میں امام الانبیاء ﷺ نے اس آیت کی تفصیل میں قوت کے معنی ''رمی'' یعنی تیر اندازی بتلائے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ اللہ رب العزت کا یہ ارشاد بھی پیش نظر رہے: ﴿أنه من قتل نفساً بغيرنفس أو فساد في الأرض فكأنماقتل الناس جميعاً و من أحياهافكأ نما أحى الناس جميعاً﴾ (المائدۃ: ۳۲) ترجمہ: ''جو کسی شخص کو بغیر قصاص کے اور بغیر زمین میں فساد پھیلانے کے (ناحق) مار ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو مار ڈالا۔اور جو کسی شخص کو بچالے،اس نے گویا تمام انسانوں کو بچالیا۔'' وماعلينا الاالبلاغ

## خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوری کو صدمہ

جماعت کے نامور خطیب شیخ القرآن حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوری حفظہ اللہ کی اہلیہ محترمہ مورخہ ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو ۸۰ برس کی عمر میں انتقال کرگئیں۔انا اللہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ ایک نیک،متقی،عابدہ،صالحہ اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ان کی تمام اولاد دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہے۔ان کے خاندان میں 20 حفاظ اور 13 خطیب ہیں۔جو یقیناً ان کیلئے صدقہ جاریہ ہوں گے۔ان شاءاللہ۔ان کی نماز جنازہ میں بڑی تعداد میں علماء،شیوخ الحدیث،اساتذہ،طلبہ اور علاقہ کی سیاسی و مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی۔

ادارہ ''حرمین'' اور جامعہ علوم اُثریہ کے منتظمین،اساتذہ اور طلبہ مولانا محمد حسین صاحب اور ان کے بیٹوں مولانا عطاء الرحمٰن،فضل الرحمٰن،حافظ محمد خالد،حافظ عبدالرحمٰن اور عزیز الرحمٰن کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت انہیں صبر جمیل اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

علامہ محمد مدنی صاحب اور ان کے برادران نے عدم اطلاع پر جنازہ میں شریک نہ ہونے پر بذریعہ ٹیلی فون حضرت مولانا محمد حسین صاحب اور ان کے بیٹوں برادرم مولانا عطاء الرحمٰن صاحب سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کیلئے صبر جمیل اور مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت کی۔

مرحومہ کی غائبانہ نماز جنازہ جامعہ علوم اُثریہ میں نماز جمعہ کے بعد ادا کی گئی۔اللهم اغفرلها وارحمها وادخلها الجنة الفردوس ۔ آمین